ہوگا۔ اور پاکستان کو آگے بے جانے والی طاقتیں کمزور ہوں گی۔ بے شک پاکستان میں آئین و قوانین کی فکری و معنوی اساس دینِ اسلام اور اس کے اصول و مبادی ہوں، جو ابدی اور ہمہ گیر ہیں، لیکن آئین کی تفصیلات اور قوانین کی جزئیات کا تعین تو ہمیشہ تاریخی، معاشرتی اور اقتصادی ٹھوس حقائق کے پس منظر ہی میں ہوا کرتا ہے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ بعض مذہبی جماعتیں جو کئی ایک باتوں میں کافی ترقی پسند ہیں لیکن وہ اپنی ذہنی افتاد میں انتہائی رجعت پسند اور منتشر الخیالات ہیں۔ وہ ایک طرف خالص اور کامل جمہوریت کا نعرہ لگاتی ہیں اور دوسری طرف بزعمِ خویش اسلام کے نام سے وہ ایک ایسا نظام پیش کرتی ہیں جو جمہوریت کے مسلّمہ اصولوں کے بالکل منافی ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ "الرحیم" میں اس طرح کا ایک سلسلۂ مضامین شروع کریں، جس میں ایک تو اُن "محکماتِ دین" کی نشان دہی ہو، جنہیں بلا تفریقِ نسل و قوم تمام مسلمان مملکتوں کو اپنانا ہوگا یا انہیں اپنانے کی کوشش کرنا ہوگی۔ دوسرے آئین و قوانین کی وہ جزوی دفعات بتائی جائیں جو مختلف حالات و زمان میں مختلف شکلیں اختیار کرتی ہیں۔ مثال کے طور سے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زمین کو بٹائی پر دینا شرعاً جائز نہیں تھا لیکن اُس دَور کے مخصوص سیاسی، اقتصادی اور سماجی حالات کے پیشِ نظر آپ کے شاگرد امام ابویوسفؒ کو اس کے جواز کا فتویٰ دینا پڑا۔ اور اب تک دنیائے اسلام کا اس پر عمل ہے۔

ایک قانون کی رُوح اور اس کی اخلاقی اساس ہوتی ہے اور ایک اس کی عملی تفصیلات، جن تک ایک مملکت یا قوم "اجتہاد" کے ذریعہ پہنچتی ہے۔ آخر پاکستان کے علمائے کرام اور اربابِ دانش میں یہ سوچ کب پیدا ہوگی؟

ارشد عظیم۔ جہانگیر روڈ۔ کراچی

. . . . السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہٗ۔

. . . . ماہنامہ "الرحیم" میں میرے اردو ترجمہ "مخزن الولایت" پر تبصرہ فرما کر آپ نے مجھے منت گزار بنایا۔ آپ کا سفرنامہ حج بیت اللہ شریف نظر افروز ہوا۔ . . . میں نہ ادیب، نہ مؤرخ،